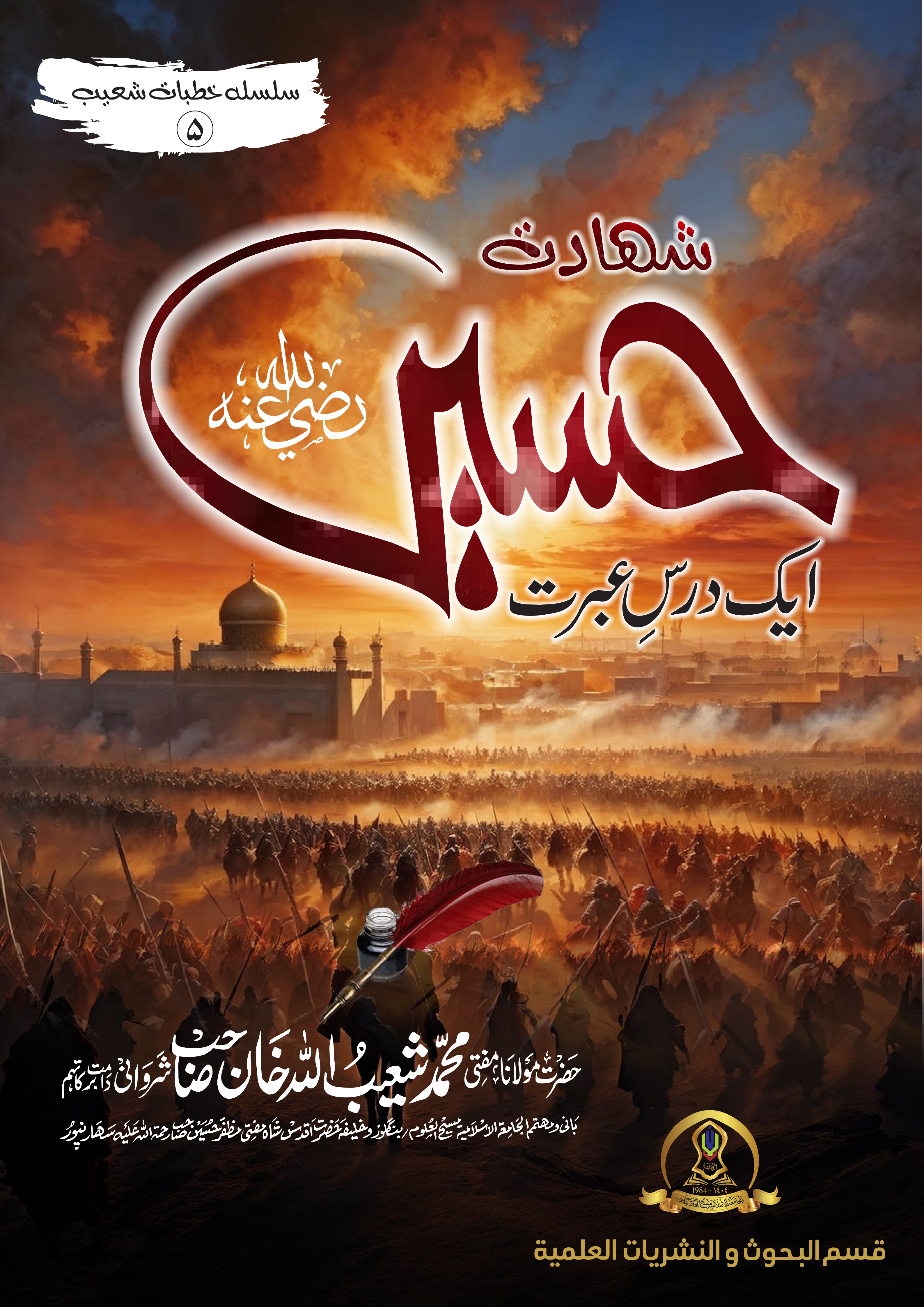

سلسلہ خطبات شعیب

۵

شہادت حسین رضی اللہ عنہ

ایک درسِ عبرت

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب شروانی دامت برکاتہم

بانی ومہتمم الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم بنگلور وخلیفہ حضرت اقدس شاہ مفتی مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپور

قسم البحوث و النشريات العلمية

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ ایک درسِ عبرت

اسلام کے فضائل ومناقب اوراس کے کمالات وخصوصیات کا کوئی اندازہ لگانا چاہے، تو اس پر غور کرلے کہ اس کی ابتداء سے انتہاء تک کتنے خونوں اور جانوں کی قربانیاں اس کے لیے دی گئیں، ایک بزرگ نے بڑی عجیب بات ارشاد فرمائی:

”دنیا کے ایک مشہور مذہب (عیسائیت کو) ایک خون پر ناز ہے، جب کہ اسلام کی تاریخ کو دیکھو، تو یہاں خون ہی خون نظر آئے گا۔“

حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے اسلاف کے طریقے پر حق کے لیے جان کی بازی لگادی اور راہِ حق میں قربان ہوگئے، حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ مختلف پہلوؤں سے عبرت کا سبق دیتا ہے اور لوگوں نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے۔

مگر سب سے زیادہ روشن وواضح پہلو، جو ایک حق پرست انسان کو بہت ہی متأثر کرنے والا اور سخت دل انسان کو بھی جذبات سے لبریز کردینے والا ہے، وہ ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا حق پر استقامت کے ساتھ جم جانا اور باطل کے ساتھ ٹکرا جانا، حالات کی نزاکت، بے سروسامانی، افراد کی قلت وکمی، کوئی بھی مانع حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں کو حق کی راہ میں چلنے سے نہ روک سکا، نیز باطل کی ظاہری شان وشوکت ہو، حکومت کا کرّ وفر ہو، افرادی قوت کی فراوانی ہو، مال ودولت کی ریل پیل ہو، کسی بھی چیز نے باطل سے اتفاق وہم آہنگی پر ان کو نہیں ابھارا، پھر دشمن کی دھمکیوں، بے دردوں کی ایذاؤں وتکلیفوں، درندہ نما انسانوں کی طرف سے کھانے اور پانی پر بندشوں نے بھی ان کے پائے استقامت میں رتی برابر جنبش نہیں پیدا کی۔

عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ کچھ چیزوں کو مانع اور رکاوٹ سمجھ کر لوگ حق کی راہ میں چلنے سے گریز کرجاتے ہیں اور بعض لوگ حرص ولالچ کا شکار ہوکر حق سے روگردانی کرلیتے ہیں اور بعض اوقات حق کے علمبردار کسی زبردست حکومت وطاقت کی طرف سے خوف ودہشت میں مبتلا ہوکر حق کا ساتھ چھوڑ بیٹھتے ہیں، حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا یہ واقعہ ان کی حیرت انگیز استقامت کا بین ثبوت ہے کہ ان کو نہ تو اسباب ووسائل کی کمی اور دیگر موانعات نے راہِ حق سے روکا، نہ حرص ولالچ ان کو گرفتار کرسکی اور نہ خوف ودہشت ان کے پائے استقلال کو جنبش دے سکی، اس سے دین وحق پر استقامت واستقلال کا سبق ملتا ہے۔

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کے واقعے کا ایک پہلو یہ ہے کہ انھوں نے جس بات کو حق سمجھا، اس کا بھرپور ساتھ دیا اور اس سلسلے میں انھوں نے اپنی جان کی بھی کوئی پرواہ نہ کی، اس سے حق کے لیے مرمٹنے اور جان دینے کا سبق ملتا ہے، کیوں نہ ہو جب کہ آپ جگر گوشۂ رسول حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کے صاحبزادہ اور نورِ نظر تھے، ان کو حق پر جان دینا، اور اس کے لیے مرمٹنا سکھایا گیا تھا، ان کی گھٹی میں ڈالا گیا تھا اور اسی پر ان کی تربیت ہوئی تھی، عموماً لوگ حق کا ساتھ اس وقت دیتے ہیں جب کہ ماحول سازگار ہو، یا کوئی خطرہ نہ

ہو، یا کوئی مفاد متعلق ہو، حضرت حسینؓ کی زندگی کا یہ انوکھا اور حیرت انگیز واقعہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اگر تم حق کے علمبردار ہو، حق کے پرستار ہو اور حق کے وفادار ہو تو آؤ! میری طرح حق کی راہ میں ہر چیز لٹادو، جان ہو یا مال ہو، یا آل و اولاد ہو، گھربار ہو، حق کے مقابلے میں ان چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں، حق کے مقابلہ میں ان میں سے ہر چیز کو قربان کیا جاسکتا ہے، لیکن ان تمام چیزوں کے مقابلے میں بھی حق کو قربان نہیں کیا جاسکتا، حق کو کیا؟ حق کے کسی ادنیٰ جزء کو بھی قربان نہیں کیا جاسکتا۔ حق اگر زندہ ہے، تو تم زندہ ہو اور حق زندہ نہ ہو، تو تمہارا وجود بھی کالعدم ہے۔

واقعۂ شہادت کا ایک اہم وروشن باب یہ ہے کہ انھوں باطل سے مفاہمت وہم آہنگی، دین وشریعت کے معاملے میں مداہنت کو قطعاً گوارا نہ فرمایا اور واضح کردیا کہ حق کا باطل سے کوئی رشتہ نہیں، حق وباطل کا اجتماع واتحاد ممکن نہیں اور باطل کے سامنے حق کے سرنگوں ہونے کا کوئی جواز نہیں، جانیں کٹ سکتی ہیں، خاندان مٹ سکتا ہے، بیویاں بیوہ ہوسکتی ہیں، بچے یتیم کیے جاسکتے ہیں، مال ودولت ہلاکت کے گھاٹ اتر سکتے ہیں، سب گوارا، سب روا؛ مگر باطل کے آگے حق جھک جائے یہ قطعاً روا نہیں، قطعاً گوارا نہیں۔

ایک مؤمن کا جذبہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ حق کو سربلند دیکھے اور باطل کو سرنگوں دیکھے، وہ بے تاب ہو اس کے لیے کہ باطل کی اینٹ سے اینٹ بجادے، وہ بے قرار ہو اس کے لیے کہ حق کی رونق عام ہو اور باطل دب جائے، حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے واقعۂ شہادت نے مؤمن کے اسی کردار کا مظاہرہ کیا ہے۔

بعض لوگ ہمیشہ اتحاد کی دعوت دیتے ہیں، خواہ وہ کفر سے ہو یا فسق وفجور سے ہو، یا باطل سے ہو، ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر اتحاد، پسندیدہ نہیں اور نہ ہر اختلاف برا ہے، جو اتحاد حق کے ساتھ ہو، وہ اچھا ہے اور جو اختلاف باطل کے ساتھ ہو، وہ بھی اچھا ہے اور وہ اتحاد جو باطل کے ساتھ ہو اور جو اختلاف حق کے ساتھ ہو وہ دونوں مذموم وناپسندیدہ ہیں؛ اس لیے مؤمن حق کے ساتھ تو اتفاق واتحاد کرسکتا ہے؛ لیکن کسی باطل وغلط چیز کے ساتھ وہ کبھی مفاہمت وموافقت نہیں کرسکتا۔!!

غرض حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ، اپنی نوعیت اور کیفیت کے لحاظ سے جس طرح عجیب وحیرت انگیز ہے، اسی طرح سبق آموز ہونے اور عبرت خیز ہونے کے لحاظ سے بھی اپنے اندر انفرادیت رکھتا ہے، وہ حق کے لیے کام کرنے، مرجانے، مٹ جانے کے لیے ابھارتا ہے، باطل سے ٹکرانے اور اس کو نیست ونابود کردینے کے لیے آمادہ کرتا ہے، حق وباطل میں امتیاز وتشخص باقی رکھنے کی تعلیم دیتا ہے، لالچ اور حرص یا خوف ودھمکی سے متاثر نہ ہونے اور ہر صورت میں اپنے موقف حق پر ڈٹے رہنے کی ہدایت کرتا ہے۔

فقط

محمد شعیب اللہ خان شروانی

مہتمم الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم، بنگلور، انڈیا

Qism -ul- Buhoos -wan- Nashriyatil Ilmiyah
Al Jamia Al Islamia Maseeh -ul- Uloom , Bengaluru
141/1 New Airport Road, Kannur Post, Bengaluru - 560077
8050062333 / 8050062000 www.muftishuaibullah.com